عشا کا وقت

کن کن تاریخوں میں کہاں کہاں نہیں آتا

محبّ محترم حضرت مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی (استاذ جامعہ امجدیہ گھوسی) اپنی ایک ملاقات کے دوران یہ ارشاد فرمایا کہ کئی بیرونی ممالک مثلاً ہالینڈ، برطانیہ وغیرہ سے آئے دن یہ سوال آتا ہے کچھ مقامات سے متعلق علمائے کرام کا فرمان ہے کہ وہاں عشا کا وقت نہیں آتا تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ وہ کون کون سے مقامات ہیں جہاں ایسا ہوتا۔

حضرت مفتی آل مصطفیٰ صاحب نے اس ناچیز سے فرمایا کہ اگر اس کے متعلق کوئی ضابطہ ہوتو تحریری شکل میں لاکر کسی رسالہ میں اسے شائع کردیا جائے تاکہ اس کا آفادہ عام ہوجائے، موصوف کی تکمیل خواہش کے لئے ہم نے زیج وہیئت ومثلث کی روشنی میں ایک ضابطہ وضع کیا ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ کہاں کس کس تاریخ میں عشا کا وقت آتا ہے۔ اور کہاں کہاں کن کن تاریخوں میں نہیں آتا۔ اس کے لئے اولاً دو باتوں کا جاننا ضروری ہے۔

(۱) تاریخ کا میل شمسی (۲) شہر کا تمام عرض البلد پھر درج ذیل ضابطے سے مطلوب حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اگر عرض البلد اور میل شمسی دونوں متحد الجہتہ ہوں یعنی عرض ومیل دونوں شمالی یا دونوں جنوبی ہوں تو شفق ابیض کے وجود وبقا اور غیوبت کے لئے درج ذیل ضابطے ہیں۔

۱۔ اگر تمام عرض البلد کی مقدار (میل شمسی + ۱۸) کے مجموعہ سے زائد ہوتو شفق ابیض ضرور غائب ہوگی اور وہاں عشا کا قت بھی ضرور ہوگا۔

۲۔ اگر تمام عرض البلد کی مقدار (میل شمسی + ۱۸) کے مجموعہ کے برابر ہوتو شفق ابیض غائب بھی نہ

ہوگی کہ فجر مستطیر کا وقت شروع ہو جائے گا۔
۳۔ اگر تمام عرض البلد کی مقدار (میل شمسی + ۱۸ کے مجموعہ سے کم ہو مگر میل شمسی کے برابر نہ ہو تو شفق ابیض تو کجا شفق احمر بھی غائب نہ ہوگی۔
۴۔ اگر تمام عرض البلد کی مقدار میل شمسی کے برابر ہو تو وہاں آفتاب اپنی پوری گردش میں غروب ہی نہ ہوگا۔
۵۔ اگر تمام عرض البلد کی مقدار میل شمسی سے بھی کم ہو تو وہاں کئی کئی دن تک آفتاب غروب نہ ہوگا۔
٦۔ اگر تمام عرض البلد صفر ہو تو وہاں تقریباً ٦ ر ماہ تک آفتاب غروب نہ ہوگا۔

نوٹ: اگر عرض ومیل مختلف الجہتہ ہوں یعنی ان میں سے ایک شمالی اور دوسرا جنوبی ہو تو وہاں وقت عشا کے لئے یہ ضروری ہے کہ تمام العرض اور میل دونوں کا مجموعہ ۱۸ ر درجہ سے زائد ہو، ۱۸ ر درجہ کے برابر یا کم ہونے کی صورت میں وہاں عشاء کا وقت نہیں آئے گا اور اگر تمام عرض منفی ہو تو اس صورت میں میل کا ۱۸ ر درجہ سے زائد ہونا ضروری ہے کم یا برابر ہونے کی صورت میں عشا کا وقت نہ ہوگا۔

مذکورہ بالا ضابطوں میں میل شمسی اور تمام عرض البلد چونکہ بنیادی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے ان دونوں پر ہلکی روشنی ڈال دینا مناسب ہے۔
۱۔ دائرہ نصف النہار کی وہ قوس جو معدل النہار اور سمت الراس کے مابین واقع ہوتی ہے اسے عرض البلد کہتے ہیں۔ عرض البلد کو ۹۰ درجہ سے تفریق کرنے پر جو باقی رہتا ہے اسے تمام عرض البلد کہتے ہیں۔ دنیا بھر کے مشہور شہروں کا عرض البلد مع جہت جغرافیہ سے تعلق رکھنے والے اٹلس میں درج ہوتا ہے۔ بلفظ دیگر خط استوا سے کسی شہر کی اتر یا دکھن کی دوری، وعرض البلد شمالی یا عرض جنوبی کہتے ہیں۔
۲۔ (الف) فلک الافلاک کے دونوں قطبوں کے ٹھیک بیچ پورب پچھم مفروضہ دائرہ معدل النہار کہتے ہیں۔

(ب) دائرہ معدل النہار کو برقول تدقیق ۲۳ درجہ ۲۷ دقیقہ کے زاویہ پر کاٹتے ہوئے گزرنے والے دائرہ کو منطقۃ البروج کہتے ہیں اور زاویہ کی اس مقدار کو اصطلاح میں میل کلی کہتے ہیں۔
(ج) دونوں دائرے چونکہ علی التناصف باہم تقاطع کرتے ہیں اس لئے منطقۃ البروج کا نصف حصہ معدل النہار سے بجانب شمال اور دوسرا نصف حصہ بجانب جنوب رہتا ہے یہ دائرہ آفتاب کی گزرگاہ ہے اس لئے جب تک آفتاب حصہ شمال میں رہتا ہے میل شمالی اور جب حصہ جنوبی میں ہوتا ہے میل جنوبی ہوتی ہے۔
(د) آفتاب اس دائرہ پر روزانہ اپنی مخصوص رفتار سے بجانب شرق سفر کرتا ہوا تقریباً ۳۶۵ دن ۶ گھنٹے میں پورا دورہ کر لیتا ہے اس پورے دورے میں آفتاب معدل النہار اور منطقۃ البروج کے نقطۂ تقاطع پر پہونچ کر معدل النہار پر آجاتا ہے۔ اور پھر رفتہ رفتہ معدل النہار سے اتر یا دکھن جانب دور بٹتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ مدل النہار سے تدقیقا ۲۳ درجہ ۲۷ دقیقہ دور ہٹ جاتا ہے اور پھر دھیرے دھیرے معدل النہار سے قریب ہوتا جاتا ہے۔ تا آنکہ پھر دوسرے نقطہ تقاطع پر آکر آفتاب معدل النہار پر پہونچ جاتا ہے۔
(ہ) معدل النہار سے آفتاب کی ان شمالی یا جنوبی دوریوں کو اصطلاح میں میل شمسی شمالی یا میل شمسی جنوبی کہتے ہیں اور دونوں نقطۂ تقاطع کو اعتدالین کہتے ہیں۔ (و) ان دونوں اعتدالوں میں سے جو بھی آفتاب سے قریب ہو اسے اقرب اعتدال کہتے ہیں۔

پوری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ نقطۂ تقاطع میں آفتاب معدل النہار پر ہوتا ہے اور میل منفی ہوتا ہے اس کے علاوہ دوسرے دنوں میں آفتاب معدل النہار سے تو اتر ہوتا ہے اور میل شمالی ہوتا ہے یا پھر دکھن۔۔۔ اور میل جنوبی ہوتا ہے۔ اعتدالین میں سے جو بھی آفتاب سے قریب ہو اسے اقرب اعتدال کہتے ہیں۔

۳۔ (الف) میل شمسی کا استخراج بذریعہ جدول، بذریعہ آلات یا پھر بذریعہ حساب ہوتا ہے۔۔۔ میں ماہ بماہ تاریخوار روزانہ کے میل کا جدول ہوتا ہے امام احمد رضا اسی سے کام لیتے تھے استاذنا الکریم حضور ملک العلماء نے اپنی کتاب توضیح التوقیت میں المنیک ہی کے حوالے سے درج کیا

ہے اور اس سے مفتی سید افضل حسین صاحب نے زبدۃ التوقیت میں نقل فرمایا ہے اس لئے ان جدولوں سے میل شمسی معلوم کرنا سہل ہے۔

(ب) آلہ کے طور پر متقدمین اسطرلاب اور ربع مجیب استعمال فرماتے تھے، جواب رائج نہیں، (ج) بذریعہ حساب استخراج کرنے میں علم مثلث کروی، اصول ملحوظ رکھنا پڑتا ہے، اہل زیج نے اسی طریقہ کو اپنایا ہے، جس سے غایت درجہ تدقیق کے طور پر میل حاصل ہوتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے ''جیب بعداز اعتدال اقرب × جیب میل کلی = جیب میل یعنی اگر بعداز اعتدال اقرب کے جیب کو میل کلی یعنی ۲۳ درجہ ۲۷ دقیقہ کے جیب سے ضرب دیں تو حاصل ضرب مطلوب میل کی جیب ہوگی جسے تقویس کرنے پر میل حاصل ہو جائے گا۔

جب آپ کسی تاریخ کا میل شمسی، خواہ شمالی ہو یا جنوبی معلوم کرلیں اور ساتھ ہی کسی شہر عرض البلد کے ذریعہ تمام عرض البلد حاصل کرلیں تو پھر مندرجہ بالا ضابطوں سے بآسانی یہ معلوم کرسکتے ہیں کہ کس کس تاریخ میں کہاں کہاں شفق ابیض اور وقت عشا کا کیا حال ہوگا۔

(ماہنامہ اشرفیہ، اپریل ۲۰۰۲ء)

○ ○ ○